کبھی ٹالا نہیں جاسکتا۔

تل الزیطار میں مظلوم فلسطینیوں کو دھوکا دے کر خون کی ندیاں بہانے کے بعد لبنان میں اب ان کے دوسرے ہیڈکوارٹر ایلی پر عیسائیوں اور شامی فوجوں کی یلغار جاری ہے۔ یورپ کی حکومتیں چاہے لاکھ اپنے آپ کو لادینی کہیں اور بظاہر مذہب سے براءت ظاہر کریں لیکن جب کبھی مسلمانوں کا سوال آتا ہے اور دوسری طرف مسیحی اقوام یا صہیونیت ہوتی ہے تو یہ حکومتیں کھل کر مسیحیوں کی حمایت کرتی ہیں۔ لبنان میں بھی یہی ہو رہا ہے۔ یہ ملک کبھی فرانس کے ماتحت رہا اور پھر آزاد ہوا لیکن آزادی کے بعد بھی پرانے سامراج سے پورا چھٹکارا حاصل نہ کرسکا کسی نہ کسی صورت میں سامراج کی مداخلت ہوتی رہتی ہے۔ اخبارات سے ظاہر ہوتا ہے کہ لبنان کے مسیحیوں کو ایک طرف صہیونیوں سے ہتھیار مل رہے ہیں اور وہ امریکا کے ہوتے ہیں تو دوسری طرف فرانس سے بھی ان کو اسلحہ کی مدد مل رہی ہے۔ جو کردار یہودیوں کو کھل کر ادا کرنا تھا وہ نہ معلوم کن مصلحتوں کی بنا پر شام ادا کر رہا ہے۔ اگر روس کی طرف سے فرانس کو دھمکی نہ ملتی تو وہ کھل کر خانہ جنگی کو ختم کرانے کے بہانے اپنی فوجیں لبنان میں بھیج دیتا۔ مصر کی طرف سے مصالحت کے لیے دوڑ دھوپ ہو رہی ہے لیکن شام کی مخالفت کی وجہ سے اس میں کوئی نمایاں کامیابی نہیں ہوتی۔ اب دیکھیں کہ کہاں تک فلسطینی مجاہد اس دوسرے محاذ کی حفاظت کرسکتے ہیں۔ بہرحال جب تک عربوں کی باہمی چپقلش اور مخاصمت جاری ہے تو ان کی یہ بے کسی اور بے بسی کی حالت جاری رہے گی، اللہ رحم فرمائے۔